بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹ م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اَرْدُ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۵ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۔ ۲ وفا ۱۳۴۷ ہش ۔ ۲ جولائی ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۴۶

احباب اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو جذب کرنے کیلئے روزانہ تسبیح و تحمید کے علاوہ کثرت سے استغفار بھی کیا کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ احسان کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۹ احسان (بذریعہ فون) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کل ۲۸ احسان کو نماز جمعہ مسجد احمدیہ کلڈنہ مری میں پڑھائی۔ حضور نے پون گھنٹہ تک نہایت ایمان افروز اور روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں احباب جماعت کو تاکید فرمائی کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو جذب کرنے کے لئے تسبیح و تحمید کے علاوہ کثرت سے استغفار بھی کیا کریں۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کے بارے میں انسانوں کو جو تفصیلات بتائی گئی ہیں۔ قرآن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی ان تمام صفات سے فیوض حاصل کرنا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرب کا تعلق پیدا کرنا ضروری ہے۔ حضور نے صفات الٰہی میں سے الحی اور القیوم کی صفات پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ القیوم کی صفت سے فیض حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے استغفار کا حکم دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ استغفار کے یہی معنے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کمزوریوں اور گناہوں کو معاف کردے اور انسان اس کے لئے دعائیں کرے بلکہ استغفار کے اصل اور پہلے معنی یہی ہیں کہ جتنی بھی بشری کمزوریاں ہیں کسی بھی مرحلہ پر ان کا صدور نہ ہو۔ یہی وہ استغفار ہے جس کا حکم انبیاء کو ہے اور جس کے نتیجہ میں ان کو معصومیت حاصل ہوتی ہے۔ اور سب سے زیادہ اور سب سے بڑھ کر معصوم ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جنہیں پھر شفاعت کا مقام بھی حاصل ہوا۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت کے ذمہ تمام دنیا میں اسلام کے جھنڈے گاڑنا ہے۔ اتنی بڑی ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری تمام بشری کمزوریاں اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی چادر کے نیچے دبی رہیں اور ان کا ظہور نہ ہو اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کے تمام مرد اور تمام خواتین جن کی عمر ۲۵ سال سے اوپر ہے وہ دن میں کم سے کم ۱۰۰ بار، جن کی عمر ۲۵ سال اور ۱۵ سال کے درمیان ہے وہ دن میں ۳۳ بار، جن کی عمر ۱۵ اور ۷ سال کے درمیان ہے وہ دن میں گیارہ بار، اور چھوٹے بچے جن کی عمر سات سال سے کم ہے وہ روزانہ کم از کم تین ۳ بار استغفار کیا کریں۔

حضور نے فرمایا استغفار سے متعلق قرآن مجید میں مختلف دعائیہ آیات ہیں نیز استغفار کی ایک دعا یہ بھی ہے کہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

احباب کو ایسی آیتوں اور اس دعا کا ورد کر کے زیادہ سے زیادہ استغفار کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا کسی شخص کے دل میں یہ خیال آسکتا ہے کہ استغفار کے لئے یہ تعداد کیوں معین کی گئی ہے۔ یہ خیال کم علمی کی بنا پر ہے۔ اس سے مراد یہی ہے کہ کم از کم اس قدر تعداد میں ضرور استغفار کیا جائے۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد بندی نہیں۔

مری میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

راولپنڈی یکم وفا ۱/۲ ۱۰ بجے صبح (بذریعہ فون)۔ مری سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضور نے کل چھ بجے شام اپنی قیام گاہ پر مجلس عاملہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے اراکین سے خطاب فرمایا۔ حضور نے مختلف امور کا جائزہ لینے کے بعد نہایت بیش قیمت اور اہم نصائح فرمائیں اور آخر میں اجتماعی دعا کرائی۔ مجلس عاملہ کو خطاب کرنے سے پہلے حضور نے ایک نکاح کا بھی اعلان فرمایا۔

کل اتوار کی وجہ سے احباب بڑی کثیر تعداد میں حضور سے ملنے کے لئے آئے حضور نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد سب کو ملاقات اور مصافحہ کا شرف بخشا۔ اسی طرح ایک خاصی تعداد میں مستورات بھی آئی ہوئی تھیں۔ انہوں نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

۔۔ لندن میں ۱۲ احسان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چوہدری محمود احمد جان صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ بچے کا نام افتخار احمد جان رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ راولپنڈی کا پوتا اور مکرم چوہدری نثار احمد صاحب سرگودہا کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور اس کی والدہ کو بھی صحت و عافیت سے رکھے آمین۔

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح

ربوہ یکم وفا۔۔ آج مورخہ یکم وفا ۱۳۴۷ ہش مطابق یکم جولائی ۱۹۶۸ء ساڑھے ۷ بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں کلاس کا افتتاح محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے اجتماعی دعا سے کیا جس میں کلاس میں شامل جملہ طلباء اور اس موقعہ پر آئے ہوئے بعض دیگر احباب شریک ہوئے۔ دعا کرانے سے قبل محترم مولانا صاحب موصوف نے طلباء کو کلاس کے لائحہ عمل سے آگاہ فرما کر اس سلسلہ میں انہیں ضروری ہدایات دیں۔۔۔ اس کلاس میں جو نظارت اصلاح و ارشاد کے شعبہ تربیت کے زیر انتظام منعقد کی جارہی ہے۔ مغربی پاکستان کے مختلف اضلاع کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ کلاس انشاء اللہ تعالیٰ ایک ماہ تک جاری رہے گی۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ وفا ۱۳۴۷ہش

میں قرآن کریم کی طرف دعوت دیتا ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

وَاِنَّ ھِدَایَۃَ الْفُرْقَانِ دِیْنِیْ
فَاَدْعُوْکُمْ اِلٰی نَھْجِ السَّدَادِ

یعنی قرآن کریم کی ہدایت ہی میرا مذہب ہے اور تم کو بھی راستی کے راستوں کی طرف بلاتا ہوں۔

اس شعر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مشن کا چند لفظوں میں ذکر فرمایا ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کا مشن سوائے قرآن کریم کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے کے اور کچھ نہیں تھا۔ آپ اس اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوئے جو اسلام قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ اور جو سنت رسول اللہ میں پایا جاتا ہے جس اسلام پر صحابہ کرام رضؓ قائم ہوئے اور جس کی تجدید مجددین اسلام ہر صدی میں کرتے رہے ہیں۔ اور مجددین کے تحت دیگر ائمہ دین اور صلحا جس کی تعلیمات دیتے رہے ہیں۔

اس شعر میں آپ نے یہی وضاحت فرمائی ہے۔ کہ میں لوگوں کو قرآن کریم کی طرف ہی بلاتا ہوں۔ اور بلا کم و کاست وہی تعلیم پیش کرتا ہوں جو قرآن کریم کی آیات سے واضح ہوتا ہے۔

آپ نے قرآن کریم کی تعلیمات کی وضاحت میں ہی اپنی تمام عمر صرف کی اور کوئی لمحہ آپ نے قرآن کریم کی تعلیمات سے ہٹ کر نہیں گزارا۔ آپ کو جو الہامات اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتے تھے۔ وہ کوئی نئی تعلیم کے متعلق نہیں تھے اور جو تفہیم اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتی وہ صرف قرآن و سنت کی تشریح کے لئے ہوتی نہ کہ کوئی نئی تعلیم آپ پیش کرتے۔

آپ کا پورا ایمان تھا کہ نبوت کے تمام افضال سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ پر ختم ہو چکے ہیں۔ اور آپ صحیح معنوں میں خاتم النبیین ہیں

ہر نبوت را بروشد اختتام

یعنی تمام کمالاتِ نبوت آپ پر ختم ہو چکے ہیں۔ پہلے انبیاء علیہم السلام بوقت اور مقام کے لحاظ سے نبوت کے کمالات نازل ہوتے تھے۔ ان کی نبوت صرف انہی پہلوؤں کو اجاگر کرتی تھی جو ان کے وقت اور قوم کی ضرورت کا تقاضا ہوتا تھا لیکن سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر زمانے اور ہر قوم کے لئے یکساں طور پر رسول بن کر آئے۔ اس لئے آپ پر تمام کمالات نبوت کا اختتام ہو چکا ہے۔ اب کوئی کمال نبوت نہیں رہا۔ جو آپ کے بعد کسی کو عطا ہونے والا ہو۔

یہی مطلب اس حدیث کا ہے جس میں آپ نے نبوت کو ایک محل سے تشبیہ دی ہے۔ جس میں جس اینٹ کی کمی رہ گئی تھی۔ اس کو آپ کی ذات نے پورا کر دیا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ پر تمام کمالات نبوت کا اختتام ہو چکا ہے۔ اب کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آئے گا۔ البتہ آپ کے بعد آپ کے پیروؤں اور امتیوں میں ایسے انسان جو تجدید و احیاء کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے ہوتے رہیں گے۔ اپنے زمانہ کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے اور بطور آپ کے ظل اور عکس کے نبوت کی ایسی قوتیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے پاتے رہیں گے۔ جو اس زمانہ کی ضرورت کی مقتضی ہوں۔ یہ قوتیں اور ان کو مستعار ملیں گی۔ ان کی ذات کے ساتھ وابستہ نہیں ہونگی جس طرح سورج کی روشنی سے چاند منور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ بھی سراج منیر کی روشنی سے منور ہو کر اپنے اپنے زمانہ کی ظلمت کو دور کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالےٰ نے سلسلہ مجددین اسی لئے جاری کیا ہے کہ اگرچہ دین تو تکمیل پا گیا ہے۔ لیکن لوگ اس دین سے ہٹ جاتے رہیں گے۔ ان میں خرابیاں پیدا ہوتی رہیں گی اور چونکہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے مجددین اور علمائے اسلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے نبوت کی قوتیں عطا ہونگی۔ تا کہ ہر زمانہ کا مجدد ان قوتوں سے اپنے عہد کی خرابیوں کا مقابلہ کرے۔ یہ اس لئے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہر زمانہ میں باطل کا مقابلہ کر کے اللہ تعالےٰ کے دین کو دنیا میں قائم کرے۔ سلسلہ مجددین اسی لئے قائم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔

یعنی قرآن کریم ہم نے نازل کیا ہے اور آئندہ ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی لئے فرمایا ہے کہ

وَاِنَّ ھِدَایَۃَ الْفُرْقَانِ دِیْنِیْ
فَاَدْعُوْکُمْ اِلٰی نَھْجِ السَّدَادِ

کریں گے گرمیٔ ایمان سے دلوں کو گداز

غم گزشتہ نہ اندیشہ ہائے دورِ دراز
کئے ہیں عزم نے ہموار سب نشیب و فراز

خرد فضا و خلا میں ابھی ہے سرگرداں
جنوں ہمارا بڑی دیر سے ہے محرمِ راز

کریں گے ہر جگہ تشکیل مسجد نبوی
ہر اک زمیں کو بنائیں گے سر زمینِ حجاز

کوئی یہ کہہ نہ سکے گا یہ سجدہ گاہ نہیں
قدم قدم پہ ادا ہونگے سجدہ ہائے نیاز

ڈھلیں گے فکر و عمل راستی کے سانچوں میں
کریں گے گرمیٔ ایمان سے دلوں کو گداز

جب آنے والے سنیں اور سنائیں گے ناہید
نہ ختم ہوگا ہمارا فسانۂ تگ و تاز

(عبد المنان ناہید)

انگلستان میں تبلیغِ اسلام

- میئر آف وانڈزورتھ سے ملاقات
- اخبارات میں تذکرہ
- تین انگریزوں کا قبولِ اسلام
- گلاسگو مشن کی تبلیغی مساعی

(مکرم لئیق احمد صاحب طاہر۔ مبلغ انگلستان)

(آخری قسط)

میئر آف وانڈزورتھ سے ملاقات

عرصہ زیرِ رپورٹ میں میئر آف وانڈزورتھ نے دوبار امام صاحب اور خاکسار کو بلایا۔ پہلی بار اپنے سالانہ ڈنر میں اور دوسری بار اپنے الیکشن کے موقع پر۔ پہلی ملاقات کے وقت متعدد انگریزوں سے بھی ملاقات کی۔ خاکسار کے ساتھ ایک معمر انگریز بیٹھا ہوا تھا خاکسار نے اسے بعثتِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطلاع دی۔ اس پر اس نے کہا کہ میں عرصہ سے اس یقین پر قائم ہوں کہ مسیح موعود مشرق سے ظاہر ہوگا۔ اس نے مجھے اپنا پتہ دیا اور دیر تک خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ اسے سلسلہ کی چند کتب بھی مطالعہ کے لئے ارسال کی گئیں۔

انگلستان مشن کی سرگرمیوں کا برطانوی اخبارات میں تذکرہ

نونکاتی پروگرام کی ایک شق یہ بھی تھی کہ اس سال کثرت سے برطانوی پریس سے تعلقات پیدا کئے جائیں اور اسلام پر مضامین اور مشن کی کارگذاری کی خبریں ان میں چھپوائی جائیں۔ یہ کام بے حد مشکل ہے کیونکہ برطانوی پریس کی زیادہ توجہ پولیٹیکل حالات اور اپنے چرچ کی طرف ہی مبذول رہتی ہے۔ تعصب اور عدم دلچسپی کی وجہ سے اسلام پر کوئی خبر شائع کرنا ان کے لئے بڑا مشکل ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرصہ زیرِ رپورٹ میں اس مقصد کے حصول میں بہت کامیابی حاصل ہوئی۔ چند اخبارات کے اقتباسات کے خلاصے مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) "Beckenham and Penge Advertiser" نے اپنے شمارہ مورخہ ۲۲ فروری ۶۸ء میں جلی عنوان کے ساتھ لکھا:۔

"اسلام باوجود ایک تاریخی مذہب ہونے کے بھی مغرب میں متعدد غلط فہمیوں کا شکار ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ لنڈن مشن کے امام نے بورڈ ٹیرین بھی ہیں اپنی تقریر کا آغاز کیا۔" اس کے بعد اخبار مذکور نے تفصیلی طور پر اس تقریب کی رپورٹ شائع کی اور اسلامی تعلیمات دربارہ تعدد ازدواج۔ اسلام میں عورت کا مقام وغیرہ کا تفصیل سے ذکر کیا۔

(۲) "The London Rotarian" نے اپنے مارچ کے شمارہ میں "اسلام" کی جلی سُرخی کے ساتھ امام صاحب کی ایک تقریر کا ذکر کیا۔ اور قریباً پوری تقریر ایک صفحہ پر مشتمل شائع کی۔ اس رپورٹ میں حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت۔ قرآن کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت وغیرہ کا تفصیلی ذکر ہے۔

(۳) ۸ مارچ کی اشاعت میں "The Guardian" اور "Daily Mail" اور ۲۲ مارچ کی اشاعت میں Wandsworth "Borrow News" نے ذکر کیا کہ خاکسار نے ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ میں قرآن مجید اور دیگر اسلامی کتب پیش کیں۔ اور پہلے یوم تبلیغ کا بھی ذکر کیا۔

(۴) The South Western Star نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۵ مارچ ۶۸ء میں "مسلم کمیونیٹی کی عظیم الشان ترقی" کے عنوان سے محترم امام صاحب کا ایک انٹرویو شائع کیا۔ اس رپورٹ میں اخبار نے یہ بھی ذکر کیا کہ برطانیہ میں اب اسلام روز افزوں ترقی پر ہے۔

(۵) "Wandsworth Borrow News" نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۵ مارچ ۶۸ء میں عید الاضحیہ کی تقریب کی رپورٹ شائع کی۔

(۶) اخبار "The Times" نے اپنی اشاعت مورخہ ۶ اپریل ۶۸ء میں ہمارے دوسرے یوم تبلیغ کا ذکر کیا اور جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کو سراہا یہ اخبار لنڈن سے روزانہ کئی لاکھ کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔

یارک شائر ریجنل کانفرنس

یارک شائر میں ہماری چار پانچ جماعتیں قائم ہیں۔ مکرم امام صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ ان جماعتوں کا ایک علیحدہ جلسہ سالانہ بھی منعقد کیا جائے چنانچہ یہ قرار پایا کہ ہڈرزفیلڈ میں یہ جلسہ مورخہ ۲۵ مئی بروز ہفتہ منعقد ہو۔ مکرم کمال الدین صاحب امینی پریذیڈنٹ ہڈرزفیلڈ نے مشن کی ہدایات کے مطابق بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ اس جلسہ کا اہتمام کیا۔ ہڈرزفیلڈ کے انگریزوں کو دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ قریبی جماعتوں کو اس میں شرکت کی تلقین کی۔ لنڈن سے چھتیس افراد ہڈرزفیلڈ پہنچے۔

جلسہ کے دو حصے تھے۔ پہلے حصہ میں انگریزوں کو تبلیغِ اسلام کی گئی۔ محترم امام صاحب نے اسلام سے متعلق خطاب فرمایا جسے تمام حاضرین نے انتہائی انہماک سے سُنا۔ اس کے بعد چائے کے دوران فرداً فرداً تبلیغ کی گئی۔ ابھی یہ سلسلہ جاری ہی تھا کہ چند مزید انگریز آگئے۔ چنانچہ محترم امام صاحب نے دوبارہ عیسائی حضرات کے سوالات کے دلچسپ انداز میں جواب دئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس اجلاس اور امام صاحب کی تقریر کا ذکر اسی روز شام کی اشاعت میں Huddersfield Examiner میں کیا گیا۔

دوسرا حصہ اردو پروگرام پر مشتمل تھا جس میں خاکسار نے "برکاتِ خلافت" کے عنوان پر تقریر کی۔ کمال الدین صاحب امینی نے اپنی رپورٹ کارگذاری سنائی اور محترم امام صاحب نے جماعتی تربیت سے متعلق خطاب فرمایا۔ اسی طرح انوار الدین صاحب امینی نے "مغربیت کا ماحول اور ایک احمدی کی ذمہ داری" سے متعلق ایک مضمون سنایا۔ ازاں بعد اطفال اور ناصرات نے متعدد علمی مقابلوں میں حصہ لیا۔ آخر میں محترم امام صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔

بیعت:۔ اللہ تعالیٰ کے محض احسان کے نتیجہ میں عرصہ زیرِ رپورٹ میں دو پاکستانی اور تین انگریزوں (دو مرد اور ایک عورت) نے اسلام قبول کیا۔ احباب دعا فرماویں خدا تعالیٰ ان کی حقیقی تربیت فرماوے اور انہیں ایمان و اخلاص کی دولت سے نواز دے۔

ایک خوشکن بات یہ ہے کہ ایک انگریز نوجوان رابرٹ ڈیوی نے جو پچھلے ایک سال سے مشن سے تعلق رکھ رہا تھا بیعت کر لی ہے۔ اس کی عمر ۲۰ سال ہے۔ یہ ذہین نوجوان ہے۔ والدین کا ایک اکلوتا بچہ ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ اسکے ذریعہ انگریز نوجوانوں میں تبلیغِ اسلام کا دروازہ اللہ تعالیٰ کھول دے گا۔ آمین۔ احباب سے اس کی استقامت کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔ اس کے والدین اسلام کے مخالف ہیں۔ ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہونے کے لئے بھی احباب دعا فرماویں۔

گلاسگو مشن

گلاسگو میں ہمارے انگریز احمدی مبلغ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ متعین ہیں۔ گلاسگو میں ہماری جماعت بھی قائم ہے۔ بشیر احمد صاحب آرچرڈ تربیتی اور تبلیغی جہاد میں مصروف رہے۔

تقاریر:۔ مشن گلاسگو میں پندرہ روزہ میٹنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ میٹنگ میں غیر مسلم سکاٹ بھی شامل ہوتے ہیں۔ محترم آرچرڈ صاحب متعدد اسلامی مواضیع پر خطابات فرماتے رہے ہیں جن کا اچھا اثر لیا گیا ہے۔ بعد میں اجلاسوں میں شرکت کرنے والوں سے خط و کتابت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

سٹال:۔ محترم آرچرڈ صاحب نے تبلیغِ اسلام کا یہ طریق بھی جاری کر رکھا ہے کہ ہفتہ میں دو روز مارکیٹ میں سٹال لگاتے ہیں۔ جہاں اسلامی کتب رکھی جاتی ہیں۔ دلچسپی رکھنے والوں کو کتب کی فروخت کے ساتھ ساتھ تبلیغ بھی کی جاتی ہے۔

نمازِ جمعہ:۔ مشن میں نمازِ جمعہ کا باقاعدگی سے انتظام ہے۔

احمدیہ گزٹ:۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں احمدیہ گزٹ ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ اس میں مشن کی خبروں کے علاوہ مرکزِ احمدیت اور دیگر مشنوں کی خاص خاص خبروں کا ذکر ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض دلچسپ علمی و تربیتی مضامین بھی شائع ہوتے ہیں۔ محترم آرچرڈ صاحب نے تحریر کیا ہے کہ بعض دیگر ممالک سے بھی اس کی تعریف میں انہیں خطوط موصول ہوئے ہیں۔

احباب دعا فرماویں کہ گلاسگو مشن کو خدا تعالیٰ بیش از بیش خدمات کی توفیق دے اور اسلام کا نام اس علاقہ میں بھی سربلند ہو۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

مجلس خدّام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا چھبیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش (بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء) ربوہ میں منعقد ہوگا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

۱۔ میرا لڑکا عزیزم سید ولی احمد صادق متعلم جماعت ہم اینڈ سے سائینس کی شدید تکلیف کی وجہ سے سول ہسپتال سیالکوٹ میں بغرض اپریشن داخل ہوا ہے۔ احبابِ کرام سے اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار سید احمد علی مربی جماعتِ احمدیہ سیالکوٹ)

۲۔ عنقریب میٹرک کا نتیجہ نکلنے والا ہے احباب جماعت کی خدمت میں تمام احمدی طلباء اور طالبات کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (امۃ العزیز۔ ربوہ)

ترقی کا گُر

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

(مکرّم مولوی روشن دین احمد صاحب واقفِ زندگی)

مندرجہ بالا فقرہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان پر ۲۷ اپریل ۶۸ء کی رات کو جاری ہوا تھا۔

دراصل اس فقرہ میں جماعت کی ترقی کا گُر بتایا گیا ہے۔ اس میں یہ بتایا ہے کہ آئندہ زمانے میں جماعت کو انتہائی قربانیاں دینی ہونگی اور جماعت مطلوبہ قربانیوں کے دینے سے انشاء اللہ ذرا بھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔

دراصل جماعت اور امام ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اس لئے حضور کی زبان پر جو الفاظ جاری ہوئے دراصل وہ ساری جماعت کے لئے ہیں اور ساری جماعت کی ہی ترجمانی کرتے ہیں اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے کہ خلیفۂ وقت اور جماعت دونوں ایک وجود ہیں حضور ایدہ اللہ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:۔

"جب مَیں اپنے رب کے فضلوں اس کی رحمتوں۔ اس کی نعمتوں کو بارش کے قطروں کی طرح نازل ہوتے دیکھتا تھا تو مَیں یہ نہیں کہتا تھا کہ اے میرے رب تُو نے جماعت پر بڑا فضل کیا ہے۔ تُو نے ہم پر بڑا فضل کیا ہے تُو اپنی رحمتوں سے ہمیں نواز رہا ہے تو یہ یک جہتی ہے اور ایک ہی وقت میں خلیفۂ وقت بھی یہ سوچ رہا ہے کہ اسلام کو کس طرح غالب کیا جائے اور ساری جماعت بھی سوچ رہی ہے کہ اسلام کو کس طرح غالب کیا جائے خلیفۂ وقت بھی یہ سوچ رہا ہے کہ اسلام کے غلبہ کے لئے کن قربانیوں کی ضرورت ہوگی اور ساری جماعت بھی یہ سوچ رہی ہے کہ اسلام کے غلبہ کے لئے کن قربانیوں کی ضرورت ہوگی۔ خلیفۂ وقت بھی یہ سوچ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جو کچھ ملا ہے وہ میری اپنی کوشش کا نتیجہ نہیں اور جماعت بھی یہ سوچ رہی ہے کہ جو کچھ ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ملا ہماری ذاتی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ غرض جس جہت سے بھی دیکھیں دونوں ایک ہی وجود نظر آتے ہیں۔ جبتک یہ دونوں وجود ایک رہیں اور یک جہتی اور اتحاد اپنے کمال کو پہنچا رہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی رحمت بارش کے قطروں سے زیادہ نازل ہوتی رہتی ہے۔"

(الفضل ۸۔ اکتوبر ۶۷ء)

تبلیغِ اسلام کی اہمیّت

حضور تبلیغِ اسلام کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارا کام یعنی تبلیغِ اسلام بہت وسیع ہے۔ انگلستان کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ امریکہ کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ فرانس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ جرمنی کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔ روس کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے چین کا کام بھی ہمارے ذمہ ہے۔

غرض ساری دنیا کا کام ہمارے ذمہ ہے۔ پھر ان کا کام صرف اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے مگر ہمارا کام ہمیشہ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ اس زندگی کو پُرامن بنانے کی کوشش کرتے ہیں مگر ہم نہ صرف اس زندگی کو پُرامن بنانا چاہتے ہیں بلکہ آئندہ زندگی کو پُرامن بنانا بھی ہمارا کام ہے۔ ان کا کام یہیں ختم ہو جاتا ہے لیکن ہمارا کام یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ ابدالآباد تک جاتا ہے ان کے کام کی حیثیت ایسی ہے جیسے کمانے والے شخص کے مقابلہ میں بچے کے کام کی ہو اور ہمارے کام کی حیثیت بچے کے مقابلے میں کمانے والے شخص کے کام کی ہے۔ بچہ کا کام صرف اتنا ہوتا ہے کہ اس کی باتوں اور حرکات پر ماں باپ ایک آن کی آن خوش ہو کر ہنس لیں لیکن بڑے شخص کے کام پر کنبہ کی زندگی کا مدار ہوتا ہے۔ پس ان کے کام یہیں ختم ہو جاتے ہیں مگر ہمارے کام آگے چلتے ہیں۔ اب اگر ان میں سُستی ہو جائے تو سمجھ لو کہ ہم کس قدر سرزنش کے قابل ہوں گے۔

اس کام کے لئے جو اتنا اہم ہے ہمیں بہت بڑی طاقت کی ضرورت ہے۔ اور اگر اس کے لئے پوری طاقت صرف نہ کی جائے تو ممکن ہے کہ پہلی محنت بھی ضائع ہو جائے۔ اگر محنت کی رفتار یہ ہوگی جو ایک بہتے ہوئے پرنالہ کے سامنے ایک تولہ مٹی کی ہوتی ہے تو خواہ کئی آدمی کام پر لگ جائیں وہ پرنالے کو بند نہ کر سکیں گے اور ان کی محنت اکارت جائے گی۔ پس ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اس کا ہر فرد پوری طاقت اور توجہ سے اس کام میں لگ جائے مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت میں کم لوگ ہیں جنہوں نے اپنے کام کی اہمیت کو سمجھا ہے۔ اور پھر اور بھی کم ہیں جنہوں نے سمجھ کر اس کے مناسب طاقت خرچ کی ہے۔ ہمارا کام تو اس قسم کا ہے کہ ہماری جماعت کے ہر چھوٹے بڑے عالم غیر عالم امیر غریب۔ بچّے بوڑھے۔ مرد عورتیں اس میں لگ جاویں۔ دیکھو جس وقت مکان خطرے میں ہو تو یہی نہیں کہ بڑے ہی کام میں لگتے ہیں بلکہ بچّے بوڑھے۔ عورتیں سب کے سب کام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

جب گھر میں آگ لگی ہوئی ہو تو نہ بچّہ کے لئے آرام ہوتا ہے۔ نہ عورت اور بوڑھے کے لئے۔ بلکہ اس وقت گھر کا ہر ایک فرد کام میں تندہی سے مصروف ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کامیابی کی امید ہوتی ہے۔ اس وقت دنیا میں آگ لگی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آگ کو بجھائیں۔ اگرچہ ہماری جماعت تھوڑی ہے مگر جس کا یہ کام ہے اس کا وعدہ ہے کہ جب ہم اپنی تمام طاقت لگا دیں گے تو وہ مدد کرے گا اور خود اس کام کو درست کر دے گا۔ اس کا وعدہ ہے جب تم اپنی طرف سے پوری سعی کر دوگے تو باقی سوراخ جو بند نہ کر سکو گے وہ خود بند کر دے گا۔ اگر خود کام میں سُستی کرو گے تو اس کی طرف سے مدد نہیں آ سکتی۔ لیکن جب تم اپنی طاقت خرچ کر دو گے تو خدا کی غیرت جوش میں آئے گی میرے بندے کمزور ہو کر اس کام میں لگے ہیں تو مَیں طاقتور ہو کر کیوں نہ ان کے کام کو انجام دوں۔ اور جب اس کی مدد آ جاتی ہے تو ناممکن کام بھی ممکن ہو جاتے ہیں اور کمزور طاقتور ہو جاتے ہیں۔"

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد ہی کا خلاصہ اس الہامی فقرہ میں بیان کیا گیا ہے کہ؎

جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

اس میں جماعت سے ان قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے جن کا ذکر سیدنا حضرت المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف "فتح اسلام" میں بدیں الفاظ کیا ہے:۔

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کو زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔" ٭

٭ بالآخر دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اسلام و احمدیت کی ترقی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کی توفیق دے۔ اور ہمارے ذریعہ ہی اسلام و احمدیت کا پورا عروج ہو۔ آمین۔

احمدیت کا ادنیٰ خادم
روشن الدین احمد واقفِ زندگی

آہ امیر درویش بیٹا یونس احمد اسلم مرحوم

محترم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم دارالرحمت وسطی ربوہ

(۲)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرحوم نے اپنی ساری زندگی نہایت شرافت پاکبازی اور دینداری سے گذاری۔ ہمیشہ بزرگوں کا ادب کیا۔ اور چھوٹوں سے پیار۔ سادہ طبیعت۔ سادہ لباس۔ افسروں کا فرمانبردار۔ دوستوں کا دوست۔ زندہ دلی۔ گھر میں بیوی کے کام کاج میں ہاتھ بٹانے والا۔ سخت محنت کرنے والا اور بڑا باہمت نوجوان تھا۔ اپنے بچوں کو بڑی عمدگی اور محنت سے تربیت کرتا رہا۔

قادیان میں سب درویش جانتے ہیں کہ اس نے بچوں کی پرورش کے لئے . . . کیا کچھ نہ کیا۔ اگرچہ وہ انجمن کا باقاعدہ ملازم تھا مگر کثیر العیال ہونے کے سبب گھر کا خرچ پورا کرنے کے لئے بڑے بڑے جتن کرتا رہا۔ مرغی خانہ کھولا۔ دودھ بیچنے کے لئے بھینس رکھی زمین ٹھیکے پر لے کر فصلوں کا کام بھی کیا۔ عطر تیل وغیرہ کی دوکان بھی کی۔ مگر کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ اب کچھ عرصہ سے درویش دواخانہ کھولا۔ اس میں اس نے بے حد محنت کی۔ اتنی سخت محنت کہ جس نے اسے موت کے دروازے پر لا کھڑا کیا۔ سخت گرمیوں کے موسم میں عین دوپہر کے وقت جبکہ ساری خدائی اپنے گھر کا ٹھنڈا اور آرام گاہوں میں آرام کر رہی ہوتی ہے۔ وہ قادیان سے چھ میل دور ایک گاؤں میں دوائیاں لے کر جاتا۔ اور شام کو واپس آتا۔ یہ اس کا روز کا معمول تھا۔ رات کو ساری ساری رات بیٹھ کر سفوف پیسنا اور شیشیوں میں بھرنا لیبل لگانا اس کا روزمرہ کا کام تھا۔

اس شدید محنت نے اسے بیمار کر دیا۔ جس کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے۔ لیکن اس کی مجبوریاں اس کے ساتھ تھیں۔ وہ اپنے نفس کے لئے نہیں بلکہ اپنے بیوی بچوں کے لئے یہ مشقت کرتا رہا۔ ایسے لوگوں کو بھی رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے شہید قرار دیا ہے۔ مرحوم بڑے بلند اخلاق کا مالک تھا۔ مخلوق خدا کا بڑا ہمدرد تھا۔ خدمت خلق کا بے حد شوق رکھتا تھا۔ جس نے بھی اسے دیکھا اسے خدمت خلق اور مہمان نوازی کے جذبہ سے سرشار پایا جو دوست بھی قافلوں میں یا انفرادی طور پر قادیان تشریف لے جاتے رہے اس کے اخلاق عالیہ کے زندہ گواہ ہیں۔ جو بھی وہاں گیا۔ واپس آ کر مجھے اس نے مبارک باد دی۔ قادیان کے ہر ایک درویش کے ساتھ مخلصانہ تعلقات رکھے۔ ہر ایک کی مشکل میں کام آیا۔ میں اس کی زندگی میں ایک بار بھارت جنگ سے پہلے قادیان میں گئی بار گیا۔ اور دو دو ماہ وہاں رہا۔ اس کے تعلقات سب سے دوستانہ اور برادرانہ ہی دیکھے۔

ایک احمدی دوست جو لاہور میں ہیڈ کانسٹیبل تھے۔ قادیان گئے۔ وہ نئے نئے احمدی ہوئے تھے قادیان دیکھنے کے شوق میں چلے گئے۔ وہاں پہنچے تو ان کا بٹوا کہیں گم ہو گیا۔ وہ مہمان خانے کے کمرے میں پریشان بیٹھے تھے۔ اور سوچ رہے تھے۔ کہ اب میں واپس کیسے جاؤں گا۔ میرا تو یہاں کوئی واقف بھی نہیں۔ کہ اس سے کچھ لوں۔ اس دوست نے مجھے خود بتایا کہ میں حیران بیٹھا تھا کہ ایک نوجوان کتابیں بیچتا کمرے میں آ نکلا۔ اور مجھے کتب دکھانے لگا۔ میں پریشان خاموش بیٹھا تھا اس نے پوچھا۔ کہ بھائی صاحب آپ اتنے حیران کیوں بیٹھے ہو۔ کیا بات ہے میں نے اس نوجوان کو کہا کہ میرا بٹوا گم گیا ہے۔ اب میں سوچتا ہوں کہ واپس کس طرح جاؤں گا۔ اس نے کہا آپ کو کتنے روپے کی ضرورت ہے میں نے کہا پانچ روپے مجھے مل جائیں تو میں واپس جا سکتا ہوں۔ اس نے ۵ روپے کا نوٹ اپنی جیب سے نکال کر مجھے دے دیا۔ میں نے کچھ عذر کیا اور کہا کہ بھائی صاحب نہ آپ میرے واقف ہیں نہ میں آپ کا۔ یہ پانچ روپے میں کس طرح واپس کروں گا۔ وہ نوجوان کہنے لگا۔ میں یہ آپ کو قرض نہیں دے رہا۔ آپ فکر نہ کریں لے لیں . . . . . پھر میں نے اس نوجوان کا نام پوچھا۔ کہنے لگا۔ میرا نام یونس احمد ہے۔ میرے والد پاکستان میں رہتے ہیں اس دوست نے واپس لاہور پہنچ کر مجھے خط لکھا اور یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ اور لکھا کہ میں تو فرشتوں کی جماعت میں آ گیا ہوں ایسے نمونے بھلا کہیں اور کہاں پائے جاتے ہیں۔

ایک دوست قادیان جلسے پر تشریف لے گئے وہ کہتے ہیں کہ یونس احمد سے معمولی دوستانہ سی تھی۔ مگر وہ مجھ سے بڑی محبت سے ملے اور ایک دن ایک مرغی لے آئے کہنے لگے آپ چونکہ مع اہل وعیال تشریف لائے ہوئے ہیں یہ مرغی میری طرف سے بطور مہمانی کے قبول فرمائیں میں یونس احمد کے جذبے سے بڑا ہی متاثر ہوا۔

ایک دوست نے بیان کیا کہ میں ایک بار مع بال بچوں کے قادیان گیا یونس احمد بڑی گرمجوشی سے ملے کہنے لگے کوئی خدمت مجھے بتائیں۔ میں نے کہا مجھے ریڈیو پر خبریں سننے کی عادت ہے۔ مگر یہاں میرے پاس ریڈیو نہیں۔ مرحوم فوراً ایک عدد ریڈیو مجھے دے گئے۔ کہ جب تک آپ قادیان میں ہیں خبریں سنتے رہیے۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب کئی بار قادیان جا کر یونس احمد کے پاس ٹھہرتے رہے۔ مرحوم مکرم مولوی صاحب کی بڑی خدمت کرتا رہا۔ اور جناب مولوی صاحب بھی اس سے بڑی محبت کرتے رہے۔ اور اس کی مدد بھی فرماتے رہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

کراچی کے اکثر دوست جب بھی قادیان تشریف لے گئے۔ یونس احمد کو خدمت پر کمربستہ پایا حضرت حاجی عبد الکریم صاحب آف کراچی فرماتے ہیں۔ کہ میں جب بھی قادیان گیا۔ یونس احمد نے میری ہمیشہ پرتکلف دعوت کی۔

یونس احمد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی تحریک پر سب سے پہلے وفد میں جو کہ کراچی سے قادیان حفاظت مرکز کے لئے گیا تھا میں شامل ہو کر قادیان پہنچا۔ پہلے حضور کی سکیم یہ تھی کہ تین تین ماہ کے لئے دوست اپنے نام دیں۔ بعد میں یہ سکیم بدل دی گئی۔ یونس احمد پہلے وفد میں ۳ ماہ کے لئے ہی گیا تھا۔ وہاں پہنچکر اس نے مجھے لکھا کہ آپ مجھے مستقل طور پر قادیان رہنے کی اجازت دیں چنانچہ میں نے اجازت دے دی۔ پھر یونس احمد نے لکھا میں زندگی وقف کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اجازت دے دیں۔ میں نے کہا میری طرف سے اجازت ہے۔ مگر تم پہلے سوچ لو۔ اس راہ میں بڑی مشکلات آئیں گی۔ مگر اس نے زندگی وقف کر دی اور درویشوں کی ابتدائی مصائب اور مشکلات میں شریک رہا۔ اور شدید مصائب میں بڑے استقلال سے کام کرتا رہا اور ذرہ بھر بھی متزلزل نہ ہوا۔

مرحوم ۲۵ سال کی عمر میں قادیان گیا اور ۴۶ سال کی عمر میں اپنے خدا تعالیٰ کے پاس چلا گیا۔ قادیان میں اس نے ۲۱ سال کا طویل عرصہ کس طرح گذارا۔ اس کا مفصل ذکر ۲۰ جون کے اخبار بدر قادیان میں شائع ہوا ہے۔

احباب ہمارے لئے دعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر عطا فرمائے۔ اور اس کے بہن بھائیوں کے دلوں کو بھی تسکین دے اور اس کے معصوم بچوں پر اپنا رحم کرے اور ہمیں ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۸۸۔ مکرم میاں گلزار احمد صاحب زرگر بازار کلاں چنیوٹ ضلع جھنگ منجانب بچگان خود ۳۰۰/۰
۳۸۹۔ مکرم شیخ احمد علی صاحب ڈیوڑھی شاہی لاہور منجانب والدہ صاحبہ بیگم صاحبہ خود ۳۰۰/۰
۳۹۰۔ مکرم محمد افضل صاحب چیمہ مزنگ لاہور منجانب والد چوہدری غلام مبارک صاحب مرحوم ۳۱۰/۰
۳۹۱۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے اوٹ آفیسر پنجاب یونیورسٹی لاہور ۳۰۰/۰
۳۹۲۔ مکرم مسٹر کلیم اللہ صاحب ابن ماسٹر غلام محمد صاحب محلہ صرافاں شاہدرہ لاہور ۳۰۰/۰
۳۹۳۔ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب سیلز مین باٹا شاپ بازار کلاں سیالکوٹ شہر ۳۰۰/۰
۳۹۴۔ مکرم بابو فضل دین صاحب پنشنر۔ سیالکوٹ شہر ۳۰۰/۰
۳۹۵۔ جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ ۳۰۰/۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

فارم روزنامچہ وصولی
خانہ پُری کر کے بھجوائے جائیں

مقامی جماعتوں کے سیکرٹریان مال یا سیکرٹریان فضل عمر فاؤنڈیشن ود مستقل سے جو رقوم مرکز میں بھجواتے ہیں ان کے متعلق جیسا کہ بارہا تاکیداً عرض کیا گیا ہے فارم روزنامچہ وصولی بھی مکمل خانہ پُری کر کے دفتر ہذا میں بھجوانا ضروری ہے تاکہ ضروری پڑتال کے بعد احباب کے انفرادی کھاتوں میں اس فارم سے وصولیاں نوٹ کی جا سکیں لیکن رقوم ارسال کرنے والے عہدیداران کی خاصی مقدار ایسی ہے جو مقررہ فارم پُر کر کے دفتر ہذا میں نہیں بھجواتے۔ نتیجہ یہ ہے کہ احباب کے اسموار کھاتوں میں وصولیاں درج نہیں ہو سکتیں۔ لہٰذا اس نوٹ کے ذریعہ رقوم بھجوانے والے عہدیداران کی خدمت میں پھر گذارش تاکیدی طور پر کی جاتی ہے کہ مقررہ فارم خانہ پُری کر کے ضرور بھجوایا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مطبوعہ فارم روزنامچہ جماعتوں کو بھجوائے گئے تھے۔ حسب ضرورت اور طلب کئے جا سکتے ہیں اور مطبوعہ فارم جب تک نہ ملیں، سادہ کاغذ پر مندرجہ ذیل نقشہ کے مطابق نقشہ بنا کر اور خانہ پُری کر کے بھجوا دیں۔

روزنامہ وصولی عطیات فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

بابت ماہ ....

جماعت ....

رجسٹر	نمبر رسید	تاریخ وصولی رقم	نام معطی	رقم وصول شدہ	رقم جو مرکز بانک میں جمع کروائی گئی	حوالہ کوپن یا بک سلپ	کیفیت

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ضروری اعلان برائے توجہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

بعض جماعتوں کے بعض عہدیداران نئے انتخابات عمل میں آنے کے بعد یہ سمجھتے ہیں کہ اب اس عہدہ کے فرائض سرانجام دینا نئے منتخب شدہ عہدہ دار کا کام ہے" اور اس طرح وہ عملاً اس عہدہ کے فرائض سرانجام دہی میں کم دلچسپی لیتے ہیں جس سے مقامی جماعت کے کام میں سستی پیدا ہو جاتی ہے۔

لہٰذا جملہ جماعتوں کے عہدہ داران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ قاعدہ ۱۳۰ کے مطابق جب تک جدید عہدہ داران کی منظوری کا اعلان شائع نہ ہو یا بذریعہ جماعت متعلقہ عہدہ دار کو اطلاع نہ ہو جائے اس وقت تک سابقہ عہدہ دار ہی کام کرتے رہیں گے۔

امید ہے کہ عہدہ داران مندرجہ بالا قاعدہ کے مطابق اپنے مفوضہ فرائض کو خوش اسلوبی اور پوری دلچسپی کے ساتھ سرانجام دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کریں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر اعلیٰ)

دعائے مغفرت

میرے والد سید عنایت علی شاہ صاحب زیدی حال چڑانوالہ۔ ایک لمبی بیماری کے بعد ۲۱ جون کو شام کے وقت فوت ہو گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ موصی تھے ۲۲ جون کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں مدفون ہوئے۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ (عزیز احمد شاہ چڑانوالہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

انسپکٹران بیت المال اور سیکرٹریان جماعتہائے مقامی کیلئے
ضروری ہدایات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نظارت بیت المال آمد کو ہدایت دی تھی کہ زمیندار احباب کی آمدنیوں کی تشخیص موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے پوری محنت سے کی جائے یعنی زراعت کی طرف حکومت کی توجہ اور زمینداروں میں بیداری کے نتیجہ میں زرعی پیداوار بہت بڑھ گئی ہے اور زمیندار احباب کی آمدنیوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ ان حالات کا زمیندار جماعتوں کے بجٹوں پر خوشگوار اثر ظاہر ہونا چاہیئے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۱۸/۵ ۔۱۹۶۶ میں سورۃ البقرۃ کی آیت ۵۵ ۲ اور بعض دیگر آیات قرآنی کی لطیف تفسیر بیان فرماتے ہوئے۔ چندوں کے بارہ میں زمیندار احباب کو اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا ہے ....

اس خطبہ کو نظارت بیت المال نے پمفلٹ کی صورت میں شائع کر کے بھی مقامی جماعتوں میں اور انسپکٹران بیت المال کو بھجوا دیا ہے۔ انسپکٹران بیت المال اور مقامی عہدیداران ابھی سے اچھی طرح نوٹ فرمالیں کہ زمیندار احباب کی آمدنیاں تشخیص کرتے وقت حضور ایدہ اللہ کی ہدایات کی پوری پوری پابندی کی جائے۔ یعنی زمیندار احباب کی آمدنیاں موجودہ حالات کے مطابق درج کی جائیں اور پوری محنت اور کوشش سے صحیح آمدنیاں تشخیص کی جائیں۔ اور اس غرض کے لئے ہر قسم کی پیداوار کا اندازہ لگایا جائے۔ اور کسی ذریعہ آمد کو نظر انداز نہ ہونے دیا جائے۔

ایڈیشنل ناظر بیت المال (آمد)
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جامعہ احمدیہ میں مالی کی ضرورت

جامعہ احمدیہ میں ایک ایسے تجربہ کار مالی کی ضرورت ہے جو درختوں اور پھول پھلواری کے کام سے اچھا واقف ہو تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام بھجوائیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ جب سے میں بکوبہ تنزانیہ میں آیا ہوں میرے چھوٹے بچے عزیز "محمود" کو ہر دو یا تین ماہ کے بعد زکام کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے اور پھر دمہ کی صورت اختیار کر جاتی ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ احباب کرام بچہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار:۔ محمد سلیمان بکوبہ تنزانیہ)

۲۔ خاکسار کے ماموں محمد یعقوب صاحب اکارڈ کا چند دنوں سے بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔"

(محمد انوار الحق احمر نسری گنج مغلپورہ)

۳۔ خاکسار ایک عرصہ تک بیمار رہا ہے اب نسبتاً آرام ہے۔ ابھی شفا نہیں ہوئی۔ خاکسار کے لئے نیز بندہ کے بچوں کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالرحمان عزیز ٹیچر ایم سی پرائمری سکول پاکپتن)

۴۔ میرے لڑکے فدا محمد کا مورخہ ۲۵/۶/۶۸ سے امتحان ایم۔ اے ایگنامکس شروع ہے عزیز کی امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ خاکسار علی محمد ریٹائرڈ ٹیچر صدر جماعت احمدیہ ۲۶۹ ج ۔ب

۵۔ میرا لڑکا ۱۷/۱ روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے احباب جماعت کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد دارالیمن ربوہ)

ملاوٹ کیسے ختم ہو!

ہمارے معاشرے میں جو برائیاں دیکھنے کو آرہی ہیں ان میں کاروباری طبقے کے بعض حلقوں میں سب سے بڑی برائی اس نصب العین کا نمود ملنا ہے کہ جلد سے جلد مالدار بن جانا چاہیئے اس مقصد کے حصول کے لئے ایسے غلط انداز فکر کے باعث قدرتی طور پر اجتماعی بہبود اور عوام کے مفاد کو نظر انداز کر دے اور معاشرے کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانے کو بھی کوئی برائی یا سوسائٹی کا گناہ نہیں سمجھا جاتا۔

ایسے لاتعداد سماج دشمنی کے جرائم میں ملاوٹ کا کاروبار بھی کچھ عمومی شکل اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔

یہ بات کوئی تسلیم نہیں کر سکتا کہ کسی کو بیمار ہونے کا شوق ہے یا کوئی انسان گھی کے نام پر مومبل آئل اور موم کھانے میں حرج نہیں سمجھتا آٹے میں ملاوٹ، تیل میں ملاوٹ، پسی ہوئی مرچوں، ہلدی اور دھنیے میں ملاوٹ مٹھائی اور دودھ سے تیار کی جانے والی اشیاء میں آمیزش یہ سب ہی ایسی چیزیں ہیں جن سے لوگ تنگ ہیں اور ان کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ یہ حقیقت ایک پامال ضرب المثل سہی لیکن اب بھی ایک قطعی حقیقت ہے کہ "تندرستی کو ہزاروں نعمتوں سے بڑی نعمت سمجھا جاتا ہے" لیکن کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ کرنے والے ظالم ہاتھ اس عظیم نعمت کو ناممکن الحصول بنانے کا تہیہ کر رکھا ہے بے ضمیر اور سماج دشمن انسانوں کے لئے اپنے ضمیر کی موت اپنے بنک بیلنس کے اضافے کے مقابلے میں کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ ساری مخلوق کو نقصان پہنچا کر ایک آدمی اپنا اُلّو سیدھا کرنا چاہتا ہے ایسے گروہ میں شاید کھانے پینے کی اشیاء کے تھوک فروش بھی شامل ہیں اور پرچون فروش بھی اور یہی سبب ہے کہ آج ہمارے معاشرے کے ہر طبقے میں وہ مثالی صحت نہیں دیکھی جا سکتی جو ہمارے باپ دادا کا قابل فخر حصہ تھی۔ سینکڑوں ہزاروں انسان معدے کے امراض، اسہال، ہیضہ اور آنتوں کی چھوٹی بڑی بیماریوں میں مبتلا نظر آتے ہیں سب یہ شاکی ہیں لیکن ایسی شکایتوں کے باوجود ملاوٹ کا کلی انسداد نہ ہو سکنے کے متعلق آخر کیا کہیں ؟ کیا یہ حکومت کی کم نگاہی ہے یا اس مخصوص طبقے کی جرأت مندانہ ذمہ داری ہے ملاوٹ کرتا ہے۔

اس سوال کا جواب آسان ہے کہ حکومت اس جرم کی پردہ پوشی نہیں چاہتی سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ حکومت نے جو قوانین بنائے ہیں ان پر پوری ذمہ داری سے عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اشیائے خوردنی کی ہر سطح پر جانچ پڑتال ہوتی رہتی ہے جرمانے سزائیں چالان۔ مقدمے روزانہ ہی کا معمول ہیں۔ ان انسدادی تدابیر سے اچھے نتائج بھی نکلتے ہیں لیکن اس کا کامل انسداد اور سدباب نہ ہونے سے یہ بات بھی کسی نہ کسی حد تک صحیح کہی جا سکتی ہے کہ مسئلہ محض قانون سے حل نہیں ہو سکتا اس کے لئے انسانی نیت درستی ضمیر کا زندہ احساس اور بیداری اور عام انسانوں کے مفاد کا لحاظ بھی ضروری ہے۔ اگر وہ لوگ جو ملاوٹ سے متاثر ہوتے ہیں اور نقصان اٹھاتے ہیں اور وہ لوگ جو دنیا کو نقصان پہنچا کر نفع کماتے ہیں اس سماج دشمنی بلکہ وطن دشمن اور صحت عامہ کی بربادی کے اسباب کی روک تھام نہیں کرتے تاکہ قوم ایک صحت مند قوم بن سکے اور اصلاحی قدروں اور انسانی اور اسلامی اصولوں پر عمل درآمد کی دعوتیدار ہو سکے اس وقت تک نہ صرف ملاوٹ بلکہ سوسائٹی کے کسی جرم کا مکمل خاتمہ نہیں ہو سکتا۔

سوال اس انسانی احساس کی تخلیق کا بھی ہے جو ملاوٹ کرنے والے طبقے یا گروہ میں پیدا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ احساس قومی بھی ہے اصلاحی بھی اور انسانی بھی انہیں سوچنا چاہیئے کہ وہ جس جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں وہ اتنا ہی گھناؤنا جرم ہے جتنا چوری یا قتل یا ڈاکہ کیونکہ وہ اصلی دودھ اصلی گھی، اصلی آٹے اور دوسری اشیاء خوردنی کی ایک مقدار چوری کرتے ہیں اور اس کے بجائے پانی تیل ریت مٹی کنکر پتھر غرضیکہ ہر چیز کی ملاوٹ کر کے ناجائز نفع کما رہے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جب ان کا جرم منظر عام پر آتا ہے تو وہ سزا بھی کاٹ لیتے ہیں اور پھر اپنے کاروبار کو جاری کر دیتے ہیں۔ کردار کی اس گراوٹ کا نتیجہ معیار کی گراوٹ تو ہے ہی لیکن یہ قوم کا کتنا عظیم نقصان اور دوسری مہذب قوموں کی نظر میں ہمارے وقار کو کس درجہ کم کرنے کے مترادف ہے۔ انسانی احساس اگر بیدار نہ ہو لوگوں میں ذاتی کردار کی عظمت کا تصور نہ پیدا ہو تو کس طرح آخر ایسی برائی کا انسداد ہو سکے گا! اگر محض ملاوٹ کے کاروبار کو روکنے کے لئے ہر کارخانے اور ہر دکان پر ہر شہر و قصبے میں اور دیہات میں

ایک ایک پولیس کا سپاہی متعین کرنے کا منصوبہ بنایا جائے تو کیا یہ بات قابل عمل ہو سکتی ہے؟

کیا بارہ کروڑ انسانوں کی آبادی کے ملک میں ۵۰ لاکھ دکانوں اور کارخانوں پر محض ملاوٹ کے کاروبار پر نظر رکھنے کے واسطے اتنی ہی تعداد میں پولیس متعین کی جائے (باقی)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت بھی ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کماتے ہی وقت لگانا نماز سے کم نہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

ہمیں امید ہے کہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

چیف انجینئر۔ سروے اینڈ کنسٹرکشن۔ پی۔ ڈبلیو ریلوے لاہور کو (۱) سٹون بیلاسٹ کی فراہمی اور (۲) مندرجہ ذیل سٹیشنوں پر مخصوص ریلوے سائیڈنگ پر ریلوے کی ویگنوں میں لوڈنگ (i) پائی خیل: ۱۱ لاکھ مکعب فٹ (ii) غریب وال = ۵ لاکھ مکعب فٹ (iii) ہنڈلالی ۵۰۔ ۵ لاکھ مکعب فٹ (iv) نشتر آباد (سکھانوالہ) = ۵ لاکھ مکعب فٹ۔ (v) شادن لُنڈ ۵۰۲۵ لاکھ کی فراہمی کی تکمیل کا عرصہ تین ماہ ہے۔ زر ضمانت ٹھیکے کے دو فی صد کے برابر ہو گا۔ جو ٹھیکیدار اپنے ٹنڈر کے نرخ کے مطابق طے کریں گے۔ خیال رہے کہ زر ضمانت کی صرف ایسی قسم قابل قبول ہو گی جو سیکڑوں میں ہو یعنی ٹھیکیدار حساب کرنے کے بعد اسے روپوں کے نزدیک ترین سیکڑہ میں رکھے۔

۲۔ ٹنڈر کی دستاویزات بالقیمت ۔/۲۰ روپے نقد فی سیٹ جس میں ٹنڈر کی شرائط وغیرہ ہیں دفاتر چیف انجینئر۔ سروے اینڈ کنسٹرکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژنل افسر بمقام راولپنڈی لاہور ملتان یا ایگزیکٹو انجینئر (کنسٹرکشن) II پاکستان ویسٹرن ریلوے ڈیرہ غازی خان سے ۶۸/۲۶ تک خریدی جا سکتی ہیں یا دفتری اوقات کے دوران خریدی جا سکتی ہیں

INF(L)-1804

رجسٹرڈ احمدی اطباء کے لئے ضروری اعلان

۱۔ جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے طبی بورڈ کے انتخابات کے سلسلہ میں ہمیں پاکستان کے تمام رجسٹرڈ احمدی اطباء کے نام فوری طور پر درکار ہیں۔ لیکن ابھی تک بہت سے اطباء نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ براہ کرم اعلان ہذا دیکھتے ہی خاکسار کو اپنے مکمل پتے سے مطلع فرمادیں۔

۲۔ نیز جب تک مرکز کی طرف سے واضح ہدایت موصول نہ ہو کسی ممبر سے ووٹ دینے کا وعدہ نہ کریں

(حکیم شیخ محمد رشید احمد صدر آل پاکستان طبی ایسوسی ایشن ربوہ)

خدا تعالیٰ نے دُنیا کی تمام اشیاء تمام بنی نوع انسان کے مشترکہ فائدہ کیلئے پیدا کی ہیں

اسی لئے اسلام نے حکم دیا ہے کہ مومن اپنے اموال غرباء کی ترقی کے لئے ہمیشہ خرچ کرتے رہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"پھر بتایا کہ مومن اس سے بھی ترقی کر کے اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ اپنے اموال غرباء کی ترقی کے لئے ہمیشہ خرچ کرتے رہتے ہیں۔ درحقیقت اسلام اس نظریہ کا حامل ہے کہ دنیا میں جس قدر چیزیں پائی جاتی ہیں وہ سب کی سب خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے مشترکہ فائدہ کے لئے پیدا کی ہیں۔ کسی ایک فرد کے لئے مخصوص نہیں کی گئیں۔ اور چونکہ ہر قسم کی دولت جو دنیا میں حاصل کی جاتی ہے دوسرے لوگوں کی مدد سے حاصل کی جاتی ہے اور مزدوروں کی مزدوری ادا کرنے کے بعد بھی دولتمند کے مال میں اُن کا حق باقی رہ جاتا ہے اس لئے اسلام نے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے تاکہ ان اموال دوسروں کے حقوق کی ملونی سے پاک ہو جائیں۔ مثلاً ایک کان کا مالک اگر ان تمام مزدوروں کو جو کان میں کام کرتے ہیں۔ ان کی پوری مزدوری بھی ادا کر دے تب بھی وہ جو کچھ ادا کرے گا وہ ان کی اُجرت ہوگی۔ حالانکہ قرآنی تعلیم کے مطابق وہ لوگ بھی اس میں حصہ دار تھے۔ پس مزدوری ادا کرنے کے بعد بھی وہ حق ملکیت جو مزدوروں کو حاصل تھا ادا نہیں ہوتا۔ اس کی ادائیگی کی ایک صورت یہ ہو سکتی تھی کہ ان مزدوروں کو کچھ نائد رقم دے دی جاتی۔ مگر اس طرح بھی ان چند مزدوروں کا حق تو ادا ہو جاتا ہے جو وہاں کام کر رہے ہیں لیکن باقی دنیا جو اس میں انہی کی طرح حصہ دار تھی اپنا حق حاصل کرنے سے محروم رہ جاتی۔ اس لئے اسلام نے یہ حکم دیا کہ ہر شخص لازماً اپنے اموال کا ایک حصہ زکوٰۃ کے طور پر ادا کرے تاکہ حکومت اسے تمام بنی نوع انسان کی ضروریات کے لئے مشترکہ طور پر خرچ کرے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر کان جو دریافت کی جائے اس کا ۱/۵ حصہ حکومت کو ملے گا تاکہ اسے غرباء پر خرچ کیا جائے۔ اسی طرح بھی اسلام نے تمام بنی نوع انسان کا زمین میں جو حصہ ہے اس کو محفوظ کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک زمیندار جو زمین میں سے اپنی روزی پیدا کرتا ہے گو اپنی محنت کا پھل کھاتا ہے مگر درحقیقت وہ اس زمین سے فائدہ اٹھاتا ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے مشترکہ طور پر بنائی گئی تھی پس اس کی آمد میں سے بھی ایک حصہ لازمی طور پر حکومت کو دلوایا جاتا ہے تاکہ تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اسے خرچ کیا جائے۔ یہی حال تجارت کا ہے تجارت کرنے والا بظاہر اپنے مال سے تجارت کرتا ہے لیکن اس کی تجارت ملکی امن کے بغیر کبھی نہیں چل سکتی۔ اور امن کے قیام میں ملک کا ہر شخص حصہ دار ہوتا ہے۔ پس اس کا حق دلانے کے لئے تجارتی اموال پر بھی اسلام نے زکوٰۃ مقرر کر دی تاکہ ان اموال میں جو دوسرے لوگوں کے حقوق شامل ہیں۔ وہ ادا ہو جائیں۔ اور حکومت ایسے تمام ملکیہ [illegible] بنی انسان سے تعلق رکھنے والے مشترکہ امور کی تکمیل اموال کی سرانجام دہی کے لئے خرچ کرے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول صفحہ ۱۲۸-۱۲۷)

دعائے مغفرت:- افسوس کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب کی بہولی پید سابق سکونت نبض اللہ چک حال ۳۲/B بٹالہ کالونی متصل جامعہ مسجد سنیانہ روڈ لائل پور ۲ ر احسان (جون) بروز جمعرات بوقت ۸ بجے صبح میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا جہاں محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ بہت مخلص، نیک سیرت، خوش خلق اور مہمان نواز تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین (صلاح الدین شیر قانونی ناظم جالندھر)

انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

ہر سال مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام پاکستان کے مختلف مقامات پر انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں جن کا انعقاد جماعتی تربیت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ایسے اجتماعات کا انعقاد مجلس مرکزیہ کے پروگرام میں شامل ہے۔ یہ امر باعث خوشی ہے کہ اب تک کئی مقامات پر یہ اجتماعات منعقد ہو چکے ہیں۔ مگر کئی اضلاع ایسے بھی ہیں جن کے ناظمین نے لائحہ عمل کے اس اہم حصہ کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ ایسے دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ مسابقت الی الخیر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے آگے بڑھیں اور اپنے اپنے ہاں اجتماعات کے لئے تاریخیں تجویز کر کے حضرت صدر محترم مجلس انصار اللہ سے منظوری حاصل کر لیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر کریم بخش صاحب مرحوم کی وفات

خاکسار کی خالہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ (والدہ میجر مسعود شاہد مرحوم سیالکوٹ) بیوہ مکرم ماسٹر کریم بخش صاحب مرحوم سیالکوٹ مورخہ ۲۵ ر احسان ۱۳۴۷ ہش (۲۵ جون ۱۹۶۸ء) کو واہ کینٹ میں اپنے بڑے لڑکے کے پاس انتقال فرما گئی ہیں۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے وقت آپ کی عمر قریباً ۱۳ برس تھی۔ آپ موصیہ تھیں اور ۱/۳ کی وصیت تھی جو اپنی زندگی میں ہی ادا کر دی تھی۔ آپ نہایت نیک دل عبادت گزار اور مخیر خاتون تھیں۔ اور سلسلہ کے کاموں میں بھی پیش پیش رہتی تھیں۔ آپ کا جنازہ ۲۶ ر احسان کو ربوہ پہنچا۔ نماز جنازہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب نے دعا کرائی۔ میری والدہ کی زندگی اور بعد وفات انہوں نے میرے ساتھ والدہ کی طرح ہی سلوک کیا۔ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (رحمت اللہ احمد سپرنٹنڈنٹ وکالت مال۔ دفتر اول ربوہ)

وقفِ جدید سال یازدہم کے وعدوں اور وصولی کے متعلق ضروری اعلان

بعض جماعتوں کی طرف سے وقف جدید سال یازدہم کے وعدہ جات اب تک موصول نہیں ہوئے متعلقہ عہدیداران فوری توجہ فرما کر مطلع فرمائیں۔ امسال وصولی کی رفتار بھی حسب توقع نہیں بلکہ گزشتہ سال کے مقابل پر بھی کم ہے۔ اس لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ امراء کرام، صدر صاحبان، اور نمائندگان مجلس مشاورت وقف جدید کے متعلق حضور کے ارشادات احباب جماعت کو سنائیں اور جلد از جلد وعدہ جات میں بھی زیادہ سے زیادہ اضافہ کروانے کی کوشش فرما دیں۔ اور وصولی چندہ کا بھی تسلی بخش انتظام فرمائیں تاکہ یہ کمی جلد دور ہو سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس

تمام متعلقہ اشخاص کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے لئے مطلوبہ سٹیم کرینز کے واسطے ٹنڈر انکوائری نمبر BR/56/1-PR-1 کے بالمقابل ٹنڈر مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۶۸ء کے ایک بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے اور ۲۰ اگست ۶۸ء کو دس بجے صبح کھولے جائیں گے۔ ٹنڈروں کی فروخت ۱۷ اگست ۱۹۶۸ء تک جاری رہے گی۔

اے ایچ خان (پی آر ایس)
برائے سیکرٹری ریلوے بورڈ۔

INF (L) 1816

درخواست دعا:- میرے عزیز احمد علی خان صاحب ابن ذاکر المیر بیوہ کا لڑکا عمر قریباً سوا دو سال چند دن بیمار رہ کر بروز سوموار بتاریخ ۲۴ ر احسان دوپہر فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محمد سے قبل بھی ان کے تین لڑکے فوت ہو چکے ہیں۔ ایک چھوٹا بچہ اور تین بچیاں سید محمود سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگ والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور بیمار بچوں کو محض اپنے فضل سے کامل صحت عطا کرے۔ آمین۔

(عبد الستار انچارج پہرہ داران دفتر امانت خزانہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲